# نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول [illegible] — قیمت سالیانہ مع محصول [illegible]

نمبر ۵ - جلد ۸ — لودیانہ ۲۹ جنوری ۱۸۸۰ء — قیمت فی پرچہ پائی


## خط کتابت کے لئے اعلان ہے

جو کہ یکم جنوری ۱۸۸۰ء سے جناب پادری کیلسو صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ و ایڈیٹر اخبار نور افشاں بباعث تشریف بری جناب پادری ویری صاحب بولایت امریکہ مقرر ہوئے تھے - اب جناب پادری ویری صاحب کے واپس تشریف لانے پر جناب پادری کیلسو صاحب کی تبدیلی شہر انبالہ ہو گئی ہے اور جناب پادری ویری صاحب نے مشن پریس لودیانہ کا تمام اہتمام لے لیا ہے اور اخبار نور افشاں کے منیجنگ ایڈیٹر بھی جناب پادری ویری صاحب مقرر ہوئے ہیں - صاحب موصوف کی اعانت کے لئے چار صاحب جنکے نام نامی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں ایڈیٹر مقرر ہوئے ہیں اُمید کہ یہہ صاحبان بھی ہر قسم کی اعانت فرماتے رہینگے - جناب پادری ای - پی کیلسو صاحب مقام شہر انبالہ - جناب پادری کے سی چٹرجی صاحب ہوشیارپور - جناب پادری گولکناتھ صاحب شہر جالندھر - جناب پادری ایف جے لاہور ٭

اسلئے تمام صاحبان مشتریان و معاونان و ناظرین اخبار نور افشاں کی خدمت میں التماس ہے کہ جو صاحبان مشن پریس لودیانہ و اخبار نور افشاں کے متعلقہ معاملات کی بابت کسی قسم کی خط و کتابت کرنا چاہیں وہ سب جناب پادری ویری صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ کے نام پر روانہ فرماویں ٭

## نور افشاں

### ہندوستانی کیسے اخبار کی قدر کرتے ہیں

ہم اپنے تجربے سے کہتے ہیں کہ جب سے ہندوستان میں دیسی اخبار جاری ہوئے ہیں آجتک اہل ہند نے انکی قدر نہیں کی - اب ہندوستان میں صدہا اخبار جاری ہیں اور برابر جاری ہوتے جاتے ہیں مگر ہندوستانی جیسی کہ چاہئے اخبار کی قدر نہیں کرتے ہیں کیونکہ اب جسقدر اخبار جاری ہیں اُنکے متعدد پرچے شایع ہوتے ہیں - ہندوستان میں کوئی اخبار بھی آج ایسا نہیں ہے کہ جسکے ایک ہزار پرچہ ہفتہ وار شایع ہوتے ہوں - برخلاف اسکے یورپ میں بہت سے اخبار ایسے جاری ہیں کہ جنکے پرچہ روزانہ ایک لاکھ سے بھی زیادہ چھپتے اور شایع ہوتے ہیں - اسیطرح ملک امریکہ میں اخباروں کی قدر ہے ٭

اب ہم خیال کرتے ہیں کہ ہمارے یہاں دیسی اخباروں کی قدر کیوں نہیں ہوتی اور اگر کسی اخبار کی قدر قدرے قلیل ہے بھی تو کیوں - اسکا جواب ہمارا دل یہی دیتا ہے کہ ہندوستان کے باشندوں کے خیال ابھی تک تبدیل نہیں ہوئے اور نہ عجائبات کی طرف اہل ہند کا خیال پہونچا ہے - جب

اخباروں میں یہاں کے لوگ علمی مضامین یا صنایع بدایع کی تحاریر دیکھتے ہیں تو وہ ورق ہی چھوڑ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میاں اسمیں کیا دھرا ہی۔ اور جب تواریخ یا جغرافیہ کے متعلقہ مضامین کو دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ میاں مدرسہ کے طالب علموں کو دیکھنا چاہیے۔ ہاں جس اخبار میں جنگ و جدال کی خبریں نظر آویں تو ایک دوسرے سے کہتا ہی لاؤ صاحب ہمیں پڑھکر سناؤ۔ اور اگر تار خبروں میں بھی کوئی خبر لڑائی بھڑائی کی نظر نہ پڑی تو کہا کہ میاں یہہ اخبار ہی کیا ہی۔ اور جس اخبار میں تنگ ترش فقرے کوئی اڈیٹر لکھدیتا ہی تو کہتے ہیں کہ ہاں صاحب اخبار تو یہہ ہی دیکھو گورنمنٹ کو کیا سناتا ہی +

پس جہانتک ہمنے خیال کیا یہہ ہی معلوم ہوا کہ جو اخبار منہہ زور ہی زیادہ قدر اُسکی ہی اُسکی بابت ہم پھر کبھی مفصل رائے لکھینگے +

## ایجاد جدید

ــــ ناظرین نور افشاں کو معلوم ہوگا کہ مدت سے عالم کوشش کر رہے ہیں کہ بجلی کی روشنی عام فایدہ کے لئے استعمال کیجاوے۔ اس نیت سے کہ گھر اور شہروں کے بازاروں و کوچوں میں سستے طور سے روشنی ہو۔ اس امر کی طرح طرح کی تجویزیں پیش کی گئیں اور قسم قسم کی کلیں بنائی گئیں مگر کوئی کل ابتک تیار نہ ہو سکی کہ جس سے بجلی کی روشنی گیاس کی روشنی سے ارزاں ہو مگر اب خبر آئی ہی کہ امریکہ کے بڑے موجد یعنے اڈیسن صاحب نے ایک کل ایجاد کی ہی کہ جس سے یہہ مشکل حل ہوئی ہی۔ اور اب یقین کامل کیا جاتا ہی کہ بجلی کی روشنی عام طور سے استعمال کیجاویگی۔ اور بہ نسبت گیاس کے ارزاں ہوگی +

## سلطان مراکو

ــــ اخبار نیویارک ٹریبون کا گمان ہی اگرچہ سلطان مراکو پختہ حاکم نہ سمجھا جاوے مگر وہ پختہ مسلمان ہوگا کیونکہ سنا گیا ہی کہ سلطان موصوف زہر کھا کے مقام فیض میں بیمار پڑے ہیں۔ علاج کرتے اُنکو خیال آیا کہ اگر وہ جاروب کہ جس سے کعبہ میں جاروبی ہوتی ہی میرے مکان آرام گاہ میں لٹکائی جاوے اور اُس غلاف کے جو سنگ اسود پر لپٹا رہتا ہی چند ٹکڑے بطور تعویز کے نیلکے بازو پر باندھے جائیں تو میری بیماری جاتی رہیگی۔ چنانچہ سلطان نے ایک درویش کو بہت سا زر نقد دیکر کعبہ کو روانہ کیا ہی تاکہ وہ جاروب کرایہ کے طور پر اور ٹکڑے پارچہ خرید کر لاوے فقط +

ہم اکثر سنا کرتے تھے کہ تعویز وغیرہ پر ہندوستان کے مسلمان اعتقاد رکھتے ہیں اور اُسکا استعمال کرتے ہیں اور ہمارا یہہ خیال تھا کہ دیگر ممالک کے مسلمان شاید ایسے واہیات خیالات میں نہیں پڑتے ہوں گے۔ مگر خبر مذکورہ بالا سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ یہہ واہیات مرض مسلمانوں کے سارے ملکوں میں پھیلا ہوا ہی +

شاید ہمارے اہل اسلام دوستوں میں سے کوئی صاحب بطور مہربانی قرآن کی کسی آیت کو پیش کرینگے کہ جس سے حدیث کی ایسی تعلیم کی خاص سند ہو۔ اور کہ جس سے انسان اللہ کی رحمت کو چھوڑ کعبہ کے جھاڑو و سنگ اسود کے غلاف کی طرف رجوع ہو +

## ترقی دین عیسوی

ــــ ناظرین اخبار کو معلوم ہوگا کہ ہندوستان کے جنوب میں مقام انگولو میں کئی ہزار آدمی سال گذشتہ میں عیسائی ہوئے۔ اُسوقت بعضوں کا گمان تھا کہ بہت ان میں سے پھر جائینگے۔ مگر اب پادری کلو صاحب کی طرف سے جو بیپٹسٹ مشن کے متعلق ہیں خبر آئی ہی کہ بہت تھوڑے لوگ پھر گئے ہیں باقی تا حال ایمان میں مضبوط ہیں اور یہہ خوشی کی خبر سناتے ہیں کہ علاوہ انکے ۱۱۱۔ آدمی اصطباغ پا کر عیسائی ہوئے +

یقین ہی کہ وہاں کے سب لوگ بہت جلد خداوند یسوع مسیح پر ایمان لا کر مسیحی کلیسیا میں شامل ہونگے +

## صفائی حساب

آجکل حساب ۱۸۸۵ء کی صفائی درپیش ہی اور اسلئے صاحبان مشتریان اخبار نور افشاں کی خدمت میں التماس ہی کہ براہ مہربانی جلد توجہ فرما کر حساب کی بیباقی فرماویں اور ہمکو خطوط نویسی و روانگی بل ہائے سے معاف رکھیں اور جو صاحب منی آرڈر یا ہنڈوی یا ٹکٹ بابت قیمت نور افشاں و یا کتب روانہ فرماویں تو نام پادری ای۔ ایم وہری صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ کے

## بقیہ محمدی دین خدا کی طرف سے ہی یا نہیں

### معجزے اور پیشین گوئیاں

اور یہہ بھی مشہور ہی کہ وہ بڑا بہادر و شہنشاہ و بڑا مغرور و بُت پرست تھا چنانچہ جب یونانیوں نے اُسکو تمام لشکر کا سردار بنایا تو اُس نے مرواکو جو یونانیوں کی لڑائی کی دیوتن تھی قربانی چڑھائی۔ اور سکندر نے نہ صرف دیوتاؤں کو قربانی چڑھائی بلکہ اُسنے اپنے تئیں دیوتا سمجھا۔ جب مصر کے ملک پر غالب آیا تو لبیا کے بیابان میں جوپیٹر مین وہاں کے ایک بڑے دیوتا سے صلاح پوچھنے اور اُسے قربانی چڑھانے کے لئے گیا جب مجاور نے اُسے دیکھا تو پکار کر کہنے لگا کہ تو جوپیٹر مین کا بیٹا ہی تو شہنشاہ اور مرنے کے بعد خود دیوتا ہوگا اُسی وقت سے سکندر اپنے تئیں دیوتا سمجھا اور اپنا پروانہ اِس طرح لکھنے لگا کہ سکندر بادشاہ بیٹا جوپیٹر کا حکم کرتا ہی الخ اور اِسبات کو سب تواریخ دان بخوبی جانتے ہیں تو بھی محمد صاحب اُسکو نبی کہتے ہیں +

قرآن کے پڑھنیوالوں پر محمد صاحب کا ارادہ چھپ نہیں سکتا یعنے یہہ کہ حضرت نے چاہا کہ یہودی و ناصری و بُت پرست کے لوگوں کو ایک مذہب پر لا دیں اِس لئے اُن سب کتابوں کے قصے کہانی کو جو اُنہیں پسند آئے انتخاب نہ کیا۔ دینِ حقیقی اِسے نہیں کہتے دینِ حقیقی تو وہ ہی جو آدمیوں کو کلام اللہ سنا دے چاہے کسی کو پسند آوے یا نہ آوے۔ پس اگر ہم کو دینِ محمدی اور دینِ حقیقی کے واسطے کوئی تمثیل دینی ہوتی تو ہم کہتے کہ ایک تو اُس باورچی کی مانند ہی جو اپنے خاوند کی تندرستی اور بہتری کی فکر نہ کرکے وہی کھانا طیار کرتا جو اُس کے مالک وا اُن کے کام و زبان کو پسند آتا اور دین حقیقی اُس ایک طبیب کی مانند ہی جو بیماروں کو تلخ دوا دیکر صحت بخشتا اور اُن کی جان و جسم کے لئے فایدہ ہوتا +

پھر اگر کوئی کہے کہ دینِ محمدی جو خدا کی طرف سے نہیں ہی تو کس طرح ایسا جاری ہوا۔ کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ بُت پرستوں کے مذہب سب سے زیادہ پھیل گئے ہیں اِس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ کوئی دین بہت پھیلنے اور زیادہ جاری ہونے سے دین حق نہیں ہو جاتا +

اہلِ اسلام کا مذہب جو دنیا میں پھیل گیا ہی اُس کے کئی سبب ہیں +

۱۔ سبب جس سے دینِ محمدی دنیا میں پھیل گیا تلوار ہی چھہ سو برس کے عرصے میں اہلِ اسلام نے ایشیا افریقہ اور یورپ کے ملک میں کئی بادشاہتیں مقرر کیں اور حکومت کے ساتھ اپنا مذہب بھی سب ملکوں میں جاری کیا مگر ہر ایک ملک میں دین نے جڑ نہیں پکڑا بلکہ حکومت کے ساتھ نیست ہوا جیسے اسپین اور پورتگل میں ہوا تھا لیکن بُت پرستوں کے درمیان یا ایسے لوگوں میں جن کا مذہب مسلمانوں کے برابر نہ تھا مذہب قایم رہا اگرچہ حکومت جاتی رہی +

۲۔ یہہ کہ دینِ محمدی کی سب باتوں کا بیان آدمیوں کی خواہش کے موافق ہی جیسے بہشت وغیرہ کا بیان +

پس اوپر کی باتوں سے کیا حاصل ہوتا ہی یہہ کہ دینِ محمدی میں خدا کی سب صفتوں کا بیان ہی لیکن درستی کے ساتھ نہیں پیدایش کا احوال آدمی کی پیدایش اور اُس کے انجام کا حال بھی اُس میں موجود ہی پر اُس سے خدا کی بزرگی نہیں ہوتی۔ نجات کی راہ کا بیان تو بہت ہی لنبا چوڑا ہی لیکن اُسکا آخر آسان نہیں کیونکہ یہہ وہ راہ نہیں جس کو خدا نے آدمیوں کی نجات کے لئے مقرر کی۔ غرض کہ دینِ محمدی حقیقی دین نہیں اِسی سبب سے خدا کی مہر بھی اُس پر نہیں ہی +

اب میں ہر ایک کی منت کرتا ہوں کہ وہ اوپر کی باتوں پر غور کرکے دریافت کرے کہ آیا وہ سچ ہی یا نہیں۔ محقق نے جان بوجھ کر ایک بات بھی غلطی سے دینِ محمدی کے برخلاف نہیں لکھی بلکہ جو سچ معلوم ہوا سو ہی تحریر میں آیا۔ اور مصنف کا ارادہ یہہ نہ تھا کہ پڑھنیوالوں کا دل رنجیدہ کرے بلکہ یہہ کہ اُس سے سچائی ظاہر ہووے۔ پس اِس حالت میں ناممکن تھا کہ طالبِ حق اندھیرے کو اُجالا یا جھوٹھ کو سچ کہے اور نہ صرف غور کرکے تحقیق کرنا چاہئے بلکہ خدا سے دعا مانگنا بھی ضرور ہی کہ وہ ہر ایک کے دل کو روشن کرے تاکہ دینِ حق کی سچائی اُسے نظر آوے۔ اور جب سچائی کا نور چمکا یقین حاصل ہوا تو دعا مانگنا چاہئے کہ خدا اُس باطل مذہب کو رد کرنے اور دینِ حق پر چلنے کی طاقت و قدرت عنایت کرے۔ عمر جلد تمام ہوگی موت دوڑی آتی ہی اِس لئے چاہئے کہ ہم آج دینِ محمدی کو رد کریں اور دینِ حق کو ڈھونڈھ کر اُسپر چلیں کیونکہ آج فرصت ہی آج نجات کا دن ہی +

---

یسوع نے پکار کے کہا وہ جو مجھ پر ایمان لاتا ہی مجھ پر نہیں بلکہ اُسپر جسنے مجھے بھیجا ایمان لاتا ہی اور وہ جو مجھے دیکھتا ہی اُسے جسنے مجھے بھیجا دیکھتا ہی میں جہان میں نور ہو کے آیا ہوں تاکہ جو کوئی مجھ پر ایمان لاوے اندھیرے میں نہ رہے +

# منقولات

## بقیہ ایمان فتحمند

### گفتگو کا انجام

باپ نے کہا یہہ تو سیدھا جواب نہیں ہے۔ بتاؤ تو وہ تمہارا دوست کون ہے۔ اور کتاب کا کیا نام ہے۔ اور اُسکے ہے نے میں تین گھنٹے کیوں گذر گئے +

اتنی بات سنتے ہی پرسنا کانپنے لگا۔ ایک سبب تو یہہ تھا کہ اپنی بائبل کو کھو دینے نہیں چاہتا تھا اور جھوٹھ بولنا بھی بُرا لگا۔ یوں وہ اِس فکر میں پڑا کہ ایسا جواب میں کیونکر دیدوں جو سچ بھی ٹھہرے اور اپنے بھید کو ظاہر نہ کروں۔ اُسکی یہہ حیرانی باپ کو معلوم ہوئی اور وہ اور بھی ناراض ہونے لگا۔

اتنے میں نوآیوں کہکے اپنے بھائی کا مددگار ٹھہرا کہ اے باپ وہ دوست جس سے ہم ملاقات کرنے کو گئے تھے یہاں سے دور رہتا ہے اور آنے جانے میں بڑی دیری ہونے کا یہی سبب ہے +

لیکن باپ نے پھر کہا کہ وہ کون ہے +

نوآنے جواب دیا کہ وہ تو برہمو سماج کا مجلسی ہے لیکن اب وہ مسیحیوں کی کتاب کو پڑھنے لگا اور اُسکو کچھ کچھ اچھی بھی جانتا ہے۔ ہم تو اُس دین کی بیہودہ باتوں اور بھولوں کو اُسپر ظاہر کرتے تھے اور اِسطرح سے بات کرتے کرتے وقت یوں ہی جاتا رہا +

اپنے خاص پیارے بیٹے کی اِن با موقع باتوں سے راضی ہو کر مہندرہ نے کہا کہ بھلا یہہ تو ایسا بُرا کام نہ تھا +

لیکن پرسنا اِس نتیجہ سے خوش نہ تھا کیونکہ نوآنے سچے بیان کو کہ وہ مسیحی شاگرد سے ملاقات کرنے گئے تھے چھپا رکھا تھا۔ اور وہ اپنے باپ سے یہہ کہنے چاہتا تھا کہ نوآنے اُسکو چپ رہنے کو اشارہ کیا۔ لیکن اِس سے بھی کچھ فایدہ نہ ہوا کیونکہ مہندرہ نے کتاب کی خبر نہ بھول سکے اور اُسکی بابت شک کرکے کہ وہ کیا کتاب ہے اپنے بیٹوں کو حکم دیا کہ جو ہو سو ہو اُسکو میرے پاس لے آؤ۔ تب کتاب کو دیکھ کے کہ مسیحی بائبل ہے وہ نہایت غصے ہو گیا اور اُسکو زمین پر پٹک کے حکم دیا کہ آگ میں ڈالدو اور وہ فوراً راکھ ہو گئی +

ہائے کمبخت بیچارہ پرسنا اُسکی قیمتی کتاب نیست ہو گئی وہ خوشی جسکی انتظاری اُسنے کی تھی کہ آج رات میں اُسکو پوشیدگی میں پڑھونگا سو خواب کے مانند غایب ہو گئی۔ اُس کتاب کی سچائی اور علم کے سمجھنے کا وسیلہ اُس سے جاتا رہا اور نجات دہندہ کے اُس محبت کی خبر پانیکی اُمید بھول سکے کلی کے موافق مرجھا گئی۔ یہہ آفت تو سہنے سے باہر تھی اور پرسنا پھوٹ پھوٹ رونے لگا +

یہہ حال دیکھ کے مہندرہ اور بھی خفا ہو گیا۔ اب اُسکے دل میں یہہ ڈر آیا کہ پرسنا کا دل مسیحی مذہب میں لگ گیا ہے اور دونوں بیٹوں سے وہ ایسی سختی سے بولنے لگا کہ وے بنا کھائے اپنی اپنی کوٹھری میں گئے۔ پرسنانے تو دیکھا کہ جب گھرانے کے سب اور لوگ اُسکے اس کام سے اپنی گھن اور غصہ دکھا رہے تھے تو اُسکی نانی نے کچھ عیب نہ لگا کے صرف اُسکی نا اُمیدگی کے سبب اوداس ہوئی۔ پھر جب وہ اُس کمرہ سے نکل جانے پر تھا تب نانی نے اُسکو اشارہ کر کے اُسکے پاس

آنکھ میں آنسو بھر چپکے سے کہنے لگی کہ باپ نے تجھ سے بیرحمی کی۔ لیکن پرسنا تو کچھ پرواہ نکرنا اور میں جلدی تمکو اُسکا بدلا دونگی +

پرسنا اُسکا شکر اور سلام کرکے اپنے کمرے میں چلا گیا + جب وہ وہاں اکیلا ہو گیا تو نانی کی باتوں پر غور کرنے لگا کہ اُنکا کیا مطلب ہوگا۔ شاید وہ پیاری میرے لئے کچھ مٹھائی لا دیوے یا پھل یا کچھ مزہ دار کھانا اپنے ہاتھ سے تیار کرے۔ وہ تو تھوڑا جانتی ہے جو کچھ وہ کرے میرے نقصان کا بدلا نہ تو اُس سے نہ اور کسی سے مجکو مل سکتا ہے۔ اُسوقت تو پرسنا مسیحی ایمان کی تسلی دینے کی طاقت کی سمجھ نہیں رکھتا تھا یا اُسکو یقین نہیں کرتا تھا کہ ہر ایک دکھ و مصیبت میں خدا ہمارا مہربان باپ ہے اور ہم اُسکے پاس جاکے دعا کر اپنا رنج و غم فکر اور اُداسی اُسکو بتا سکتے ہیں۔ اور مقبول ہوکے اُس سے مدد و فضل حاصل کر سکتے ہیں نہیں تو ضرور وہ اُسیدم اپنا دل اپنے آسمانی باپ کے حضور میں کھولدیتا اور اُس سے تسلی و صبر پاتا۔ لیکن اگرچہ خداوند یسوع مسیح پر وہ پورا ایمان نہیں لاتا تھا تو بھی اتنی سمجھ پانے لگا تھا کہ ویسا ہی دین میرے لئے ضرور تو ہی نہیں تو ابدی موت تیار ہے۔ اور یہہ سبب تھا کہ اُسنے ایک کتاب کو جسے اُسکے گھر اُسکے سارے لوگ گھن کرتے تھے ایسی پیاری جان لیا +

لیکن پرسنا نے اپنی نانی کی بابت نادرست خیال کیا تھا کیونکہ تھوڑی دیر کے بعد وہ اُسکے کمرے کے دروازے پر آکے کھٹکھٹانے لگی اور جب پرسنانے کواڑ کھولا تو نانی ایک کتاب جسے اپنے کپڑے میں چھپا رکھی تھی اُسکے ہاتھ میں یہہ بھس بھسا کے دیدی کہ میرا بھید ظاہر نکرنا اور جھٹ پٹ چلی گئی۔ پرسنا نے اُس کتاب کو



کھولا اور یہہ دیکھ کے کہ ایک پرانی بنگالی انجیل ہی تعجب کیا - یہہ وہی کتاب تھی جسکو پچاس برس پہلے پادری نے پرسنا کے باپ کو ساگر کے میلہ میں دی تھی - وہ خدا کا دیندار بندہ تو خداوند یسوع مسیح کی بادشاہت کو اُس ملک میں آنے کے لئے محنت کر اور آخر کو آسمان کے آرام میں داخل ہوا اب خدا کے تخت کے سامھنے حاضر ہی لیکن اُسکی دعا گویا اُس کتاب کے ساتھ لگی ہوئی تھی اور اِس احوال سے اُس کتاب کی ایک بات ثابت ہوتی ہی یعنے پانیوں کے اوپر اپنی روٹی پھینک دے - کیونکہ بہت دنوں کے بعد تو اُسکو پاویگا - پھر اور ایک بات یہہ بھی ہی جو صلاح یا کام انسان سے ہو تو ٹوٹ جائیگا لیکن جو خدا سے ہی اُسکو کوئی مٹا نہیں سکتا ہی - نہیں تو خدا سے لڑنے والا ٹھہرا - اور یہہ بھی یسوع مسیح کی ایک بات ہی جو پرسنا کے بارے میں سچ ٹھہری - کہ مبارک وے جو راستبازی کے بھوکے اور پیاسے ہیں کیونکہ وے آسودہ ہوجاینگے - اور پرسنا کسطرح آخر کو اوداس ہوگیا اُمید ہی کہ آیندہ اُسکا بیان کیا جائیگا + باقی آیندہ

---

# اخبارات تار برقی

**لنڈن** ۲۰ - جنوری ۱۸۸۰ء - مسٹر سٹین ہوپ صاحب انڈر سکرٹری گورنمنٹ ہند نے اپنی ایک اسپیچ میں مقام بیکنی پر بیان کیا کہ ہندوستان کی مالی حالت بہت ترقی کر گئی ہی اور ہینے اسواسطے بجٹ کا کچھ خیال نہیں کیا - مسٹر سٹین ہوپ صاحب بیان کرتے ہیں کہ ہندوستان کے محاصل کی زائد رقم سے افغانستان کے جنگ کے اخراجات پورے ہو جاوینگے اور جدید ریلوے سرحد کا خرچ بھی نکل آویگا اخبار ٹائمز مسٹر سٹین ہوپ صاحب کے بیان کی تائید کرتا ہی +

سنا جاتا ہی کہ گورنمنٹ روس نے گورنمنٹ جرمنی اور آسٹریا کے کہنے پر اپنی افواج مقیم سرحد جرمنی کے ہٹا لینے کا ارادہ کیا ہی - ٹیکس کی وجہ سے کبرن تاتاریون میں فساد ہو رہے ہیں مگر اُنکو روکا گیا ہی اور اُنکے ۱۷ آدمی گرفتار کئے گئے +

**کابل** ۲۰ - جنوری ۱۸۸۰ء - ولی محمد خان ۱۷ ماہ حال سے کابل کا گورنر مقرر ہوا - جنرل ہلز صاحب نے اُس تاریخ سے گورنری ترک کی - شہباز خان جو حال میں کوہستان کا حاکم مقرر ہوا ہی عنقریب اُس ضلع کو روانہ ہونیوالا ہی چونکہ کرنل کوٹ صاحب جنرل گف صاحب کی شرک کے اسسٹنٹ ڈائرکٹر مقرر ہوئے ہیں اسواسطے رسد رسانی کی ڈائرکٹری کا کام ۱۷ تاریخ سے کرنل لو صاحب کے تعلق ہوگیا ہی +

محمد جان کابل میں اخباس کے لیجانے کی مزاحمت کر رہا ہی اور یہہ افواہ مشہور کر رہا ہی کہ انگریزی فوج نے قندھار میں شکست اُٹھائی تاکہ وے لوگ انگریزوں پر حملہ کریں - محمد جان بڑی فراخ حوصلگی کے ساتھ اُن لوگوں کو روپیہ دیرہا ہی جو اُسکے ساتھ شامل ہوتے ہیں اور لوگار و چاری کار کے بہت لوگ اُسکے ہمراہ ہوگئے ہیں - اُمید ہی کہ میر بوجاہت جلد اطاعت قبول کرنیوالا ہی - ۱۷ تاریخ کی رات کو ۳ - انچہ برف پڑی مگر صبح کے وقت بند ہوگئی +

**پشاور** ۲۱ - جنوری ۱۸۸۰ء - رجمنٹ نمبر ۴۴ دیسی پیادگان نمبر ۷ کل پہونچگئی - فیلڈ نمبر ۱۱ - ۵ وچہارم بنگال کیولری آج صبح سرحد کیطرف روانہ ہوئی - رجمنٹ گورکھہ نمبر ۱ کل جرود کو روانہ ہوگی +

کرنل اوبرین صاحب جو دیسی پیادگان نمبر ۲۴ کی کمان پر تھے آج صبح کیوقت سفید سنگ میں مرگئے - خیبر میں بالکل امن ہی اور ڈاک باقاعدہ آتی جاتی ہی +

**کلکتہ** ۲۲ - جنوری ۱۸۸۰ء - مسٹر لیپل گریفن صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب شمالی و مشرقی افغانستان کے چیف پولیٹیکل افسر مقرر ہوئے اور غالباً آیندہ مہینے کی کسی تاریخ کو کابل کیطرف روانہ ہونگے +

**لنڈن** ۲۱ - جنوری ۱۸۸۰ء - اخبار سٹینڈرڈ میں ایک پیغام تار سینٹ پیٹرزبرگ سے اِس مضمون کا شایع ہوا ہی کہ سرحد کیطرف روسیوں کی پیشقدمی کے روکنے کے واسطے ممکن ہی کہ انگریز ہرات پر قبضہ کرلیں چکسلار کے مقام پر ترکمانوں نے روسیوں کو جو شکست دی تھی اُسکی کسیقدر تصدیق ہوگئی ہی +

**کلکتہ** ۱۶ - جنوری ۱۸۸۰ء - خبر آئی ہی کہ مسافروں کی بھری ہوئی پہلی ٹرین ۱۴ - تاریخ کی رات کو بمبئی میں پہونچی - جنرل رابرٹس صاحب نے ایک اشتہار اِس مضمون کا شایع کیا ہی کہ فوجی گورنر کو اُٹھا لیا گیا اور سردار ولی محمد خان کو سرکار انگریزی کی طرف سے شہر و ضلع کابل کی حکومت پر مقرر کیا گیا +

فوجی کمیشن کا انعقاد بھی اُٹھا یا گیا ہی +

کوہستانیوں کے چاری کار میں جمع ہونے کی اور خبریں آئی ہیں اور جو افغان سپاہی موقوف ہوئے تھے وہ تنخواہ و خوراک کے وعدہ پر غزنی میں بُلائے جاتے ہیں پانچ ہزار مخالف ہمند و نکو جو ڈھاکہ کے نزدیک سے دریائے کابل عبور کر رہے تھے کرنل بالسر گومقابلہ نے ڈھاکہ کے مقام سے حملہ کرکے شکست دی اور دریا کے پار نکال دیا - ہماری طرف سے ایک جمعدار اور دو سپاہی مقتول اور سات زخمی ہوئے - لنڈی کوتل کی فوج بمقدار

ڈیرے پہونچی کہ دشمن کا راستہ کاٹا نہ گیا لیکن پھر بھی اُسنے اُنپر بوچھاڑ کی اور بھاگتے ہوئے دشمنونپر آگ برسائی۔ قندھار سے ۱۵ تاریخ کو جو خبر آئی ہی اُس سے پایا جاتا ہی کہ قلات غلزئی اور اُسکی نواح میں سب طرح خیریت ہی۔ ایوب خان کی جو حالت ہرات میں تھی اور نیز کابل و ہراتی سپاہیوں اور باشندوں کے سابقہ سخت تنازعات کی تصدیق ہوگئی ہی +

کلکتہ ۱۵ جنوری ۱۸۸۰ء۔ جنرل برائٹ صاحب جلال آباد سے رپورٹ کرتے ہیں کہ مغل خان گھشانی تقریباً اڑھائی سو آدمی مقام کان سے جو دریائے کابل کے اُسطرف ہی ایک مقام میں جو نصف راستہ اُس سڑک پر ہی۔ جو علی باغان سے گروہی کاچ کو جاتی ہی بھیجے ہیں اور ۱۱ و ۱۲ تاریخ کو اُسکے مقدمۃ الجیش کے دستوں نے ایک مسمار شدہ مینار پر جو علی باغان سے دو میل کے فاصلہ پر ہی بغرض روک لینے راستہ دریا کے قبضہ کرلیا اسلئے اُس چوکی کو جو متصل علی باغان کے دریا کی سڑک پر واقع ہی مستحکم کردیا گیا تھا اور کچھ پیادگان و سواران کو جلال آباد سے ۱۲ تاریخ کو حکم ہوا کہ وہاں جاکر مفسدوں کو بیشتر اُن کے دریا عبور کرکے بھاگ جانے کے قتل کرڈالیں۔ جب ہماری فوج وہاں پہنچی تو معلوم ہوا کہ ہمارے سپاہیان متعینہ چوکی پر گذشتہ رات کو حملہ ہوا تھا لیکن چوکی والوں نے بغیر کسی نقصان کے اُنکو وہاں سے نکالدیا ہرچند پیادگان و سواران نے دریا کی سڑک پر اُن کے تعاقب میں حرکت کی مگر مہندی دریا عبور کرکے کامان میں پہونچ گئے تھے۔ جب ہماری فوج اُس موقع پر پہنچی جہانسے جائے عبور دریا کے قریب ایک میل کے تھی تو کیا دیکھا کہ مغل خان کے آدمی دریا کے پار کنارہ سے بارہ سو گز کے فاصلہ پر میدان میں گئی ایک جھنڈے لئے گھڑے ہیں اُنمیں سے ۴ - ۵ دو ڈکر متصل کنارہ دریا کے آگئے اور ہمارے سپاہیوں پر جب وہ گردے کاچ کیطرف جارہے تھے گولیاں سرکیں لیکن چند ہی فیر ہوئے پر بھگا دئے گئے اور ہماری فوج گھو مکر بغیر کسی نقصان کے علی باغان واپس آگئی +

جنرل برائٹ صاحب کو بذریعہ نشانات خبر ملی تھی کہ بہت سی تعداد مہندیوں کی جمع ہوکر دریا کے کنارہ پر آگئی ہی اور اُس نالہ سے عبور کر رہی ہی جو مابین علی باغان و جلال آباد کے ہی اُسپر رسالہ و توپونکو حکم ہوا کہ ایسے عمدہ موقع پر جائیں جو دشمنوں کے پراگندہ کرنیکے لئے خوب لایق ہو جب توپوں کی گولہ باری اُن مہندیوں پر ہونی شروع ہوئی جو دو نالوں کے درمیان میں جمع تھے تو پہلے ہی فیر پر بہت سی لاشیں میدان میں چھوڑکر اور کامل شکست کھاکر بھاگ گئے۔ اب یہہ لوگ قلعہ خنجر خیل میں جو مغل خان کا ہی جمع ہوئے ہیں اسلئے جنرل ڈوران صاحب کا کالم مہندیونپر حملہ کرنے کے لئے لنڈی کوتل سے آٹھ بجے صبح کے روانہ ہوا +

کلکتہ - ۱۹ جنوری ۱۸۸۰ء - ۱۷ جنوری کو پانسو آدمیوں نے کرنل بالس رگیون کے تحت میں بمقام کم ڈھاکہ دریائے کابل کو بیڑوں کے ذریعہ سے کامیابی کے ساتھہ عبور کیا اور موضع رنبڈ پر قبضہ کرلیا دریا سے چار میل آگے جو ملک کا معاینہ کیا گیا تو بلوسی کی سڑک آسان گذار اور ہموار معلوم ہوئی اور ملک کو بالکل خالی پایا ۱۸ ماہ حال کو کوئی دشمن نظر نہیں پڑا۔ موضع رنبڈ جلادیا گیا اور فوج کم ڈھاکہ کو واپس چلی آئی۔ فوج کی ایک اوچھوٹی سی جماعت سوار ہوکر براہ راست لال پورہ کو گئی - ۱۷ اور ۱۸ تاریخ کو ایک گولی بھی نہیں چلی - ۱۵ تاریخ کو دشمن کے ساٹھ آدمیوں سے کم نہ مارے گئے ہونگے اور اسیقدر زخمی ہوئے ہونگے +

کلکتہ ۲۰ جنوری ۱۸۸۰ء - ترکستان افغانی سے خبر پہنچی ہی کہ بغاوت کے باعث اُس مقام پر غلام حیدر خان کی حکومت کو بہت ضعف آگیا ہی - عبدالرحمان خان کی کوئی خبر نہیں آئی عبدالرحمان خان کے بلخ میں آنے کی جو خبر انگلنڈ سے ہندوستان میں آئی تھی ابھی تک کسی اور ذریعہ سے اُسکی تصدیق نہیں ہوئی +

کابل سے خبر آئی ہی کہ جدید اجتماع کی ابھی تک خبریں آرہی ہیں - ابھی تک ٹھیک طور پر کچھ معلوم نہیں - غزنی پر مقابلہ ہونیوالا ہی - علاقہ مہند میں ابھی تک بہت سے شریر سردار اور ملاں دریائے کابل کے اُسطرف اقوام میں اشتعال پیدا کر رہے ہیں - وادی قورم میں سبطرح امن ہی +

کلکتہ - ۲۱ - جنوری ۱۸۸۰ء - کنارہ مہند اور خیبر میں سب طرح امن ہی - سرحدی اقوام کی اکثر مجلسیں ہوتی ہیں مگر عام طور پر امن ہی غزنی اور لوگار میں سازشیں ہورہی ہیں اور ابھی تک بدانتظامی پھیلی ہوئی ہی اُسطرف کی تمام اقوام کی بابت تردد اور اشتباہ ہی - شنواری لوگ ابھی تک ملانوں سے الگ ہیں اور لغمان میں جو لوگ اکٹھے ہوئے تھے اُنکو اُس حاکم نے جسکو انگریزی افواج مقیم جلال آباد سے مدد دی گئی تھی منتشر کردیا مصطفے کے بیٹے کابل میں آگئے ہیں اور جنرل رابرٹس صاحب کے پاس حاضر ہوگئے +

کلکتہ ۲۱ جنوری ۱۸۸۰ء - جنرل گف صاحب کا برگیڈ اسٹیشن



کے ساتھ بالاحصار میں مقیم ہے۔ پہاڑی کے اوپر کے مورچونکو مضبوط کیا جاتا ہے۔ شیرپور اور سیاہ سنگ کی سڑک پر پایونیر نمبر ۲۳ نے دریائے کابل پر بہت عمدہ پل ڈالدیا ہے۔ سڑکیں ہر ایک سمت اطمینان کے ساتھ بن رہی ہیں +

**کلکتہ** ۲۱ - جنوری ۱۸۸۰ء - آلات حرب اور گرم کپڑونکے ساتھ ایک قافلہ ۱۰ تاریخ کو جنرل رابرٹس صاحب کے پاس پہنچا +

**کلکتہ** ۲۲ - جنوری ۱۸۸۰ء - کابل سے جو خبریں سب پہنچے آئی ہیں اُن میں کوئی خاص خبر سوائے اسکے نہیں ہے کہ لوگار کی خبریں زیادہ تر قابل اطمینان ہوتی جاتی ہیں اور وادی لغمان میں سب طرح امن ہے +

**کابل** ۲۲ - جنوری - مشہور ہے کہ شہر کابل کے اہل ہنود ایک اور ہنگامہ کے خوف سے ہندوستان کیطرف جانا چاہتے ہیں - ولی محمد خان اُن کے روکنے کے لئے تدبیر کر رہے ہیں - یہاں پر سردی بکثرت ہے +

**کلکتہ** ۲۴ - جنوری - یہاں پر دو مدراسی چرٹہ کے کارخانہ میں بُرے طور سے قتل کئے گئے ہیں اور دو شخص زخمی ہوئے - ایک شخص اسی جرم میں مشتبہ ہوکر گرفتار ہوا ہے - مقدمہ زیر تجویز ہے +

آج حضور گورنر جنرل کشور ہند مہاراجہ صاحب الور کی ملاقات کے لئے تشریف لیجائینگے +

**کابل** ۲۳ جنوری - بالاحصار اور شیرپور کے درمیان تار نصب کیا گیا ہے - رسد بخوبی پہونچتی ہے گل امام اور چند شخص اسبات کی کوشش کر رہے ہیں کہ علاقہ لوگر میں ہنگامہ برپا کریں مگر ابھی تک کوئی بڑے ہنگامہ کی خبر نہ علاقہ لوگر سے اور نہ کوہستان سے آئی ہے +

ملاں مشکی عالم اپنے گانوں میں جو کہ غزنی سے ۲ میل کے فاصلہ پر ہے گیا ہے - کچھ خبر نہیں ہے کہ محمد جان کہاں ہے - بعض کہتے ہیں کہ وہ کٹنے واز میں ہے اور بعض کہتے ہیں کہ غزنی میں گیا ہے +

غزنی کی طرف سے خبر آئی ہے کہ درمیان ہزارہ و غزنی کے باغیونکے ساتھ جو تند حارے آئے ہیں اور جنگ ہوا -

۱۸ جنوری کو ایک غازی جسنے ایک سارجنٹ متعلقہ صیغہ انجنیر پر حملہ کیا تھا قلعہ کے دروازے پر مارا گیا - گمان غالب ہے کہ وہ ایک طالب علم تھا کہ جو قلات کے شمالی طرف سے آیا تھا +

**برلن** ۲۲ - جنوری - جرمن کی کونسل میں پرنس بسمارک نے ایک مسودہ پیش کیا جسکا مطلب یہہ ہے کہ یہاں کی فوج میں ۲۶۰۰۰ سپاہی اور بڑھائے جائیں +

**لنڈن** ۲۳ - جنوری - ٹائمس اخبار یہہ جتلاتا ہے کہ گورنمنٹ پر فرض ہے کہ اپنا منشا در باب آئندہ معاملات افغانستان صاف طور سے ظاہر کرے +

خبر ہے کہ جنرل سکوبلاف بجائے جنرل لزگوشاف وسط میں مقرر ہوگا +

**بمبئی** - ۲۴ - جنوری - یہاں پر دو گودام میں جنمیں پتھر کا تیل تھا آگ لگی جسکے صدمہ سے دس ہزار صندوق جل گئے اور ۹۰ ہزار روپیہ کا تیل جل گیا ابھی تک یہہ معلوم نہیں ہوا کہ آگ کسطرح لگی +

**کلکتہ** ۲۵ جنوری - ملاں خیل جسکو ڈھاکہ پر شکست ہوئی تھی وہ دوسرے فرقہ مہمند میں جاکر شامل ہو گیا ہے +

سنا جاتا ہے کہ اُسکے گروہ کے لوگ تتر بتر ہو گئے ہیں اور وے اپنے نقصان کے باعث بہت مایوس ہیں - فرقہ خوگیانی ملانوں کے ہمراہ جانے کے انکاری ہیں - اور یہہ کہتے ہیں کہ جسوقت ہم انگریزی فوج پر حملہ کرتے ہیں تو اُس کا نتیجہ ہمارے حق میں اچھا نہیں ہوتا ہے +

علاقہ لغمان سے کوئی نئی خبر نہیں آئی ہے - عصمت اللہ خان اُسی علاقہ میں ہے +

**لنڈن** ۲۴ - جنوری - مشہور ہے کہ ضلع کارس کے باشندے روس سے مخالفت ظاہر کرتے ہیں - جرمن کی فوج کی ترقی سے فرانس کے دلپر کچھ اثر معلوم نہیں ہوتا +

اخبار ٹائمس کی رائے ہے کہ اس امر سے کچھ جنگ کا خوف نہیں ہے - مگر یورپ کی حالت ان بڑے لشکروں کے مقرر ہونے کے باعث کہ یورپ میں جنگ نہ ہو بُری معلوم ہوتی ہے +

**لنڈن** - ۲۵ - جنوری - وہ افواہ جو مشہور ہوئی تھی کہ روسیوں کو مقام جلسر میں شکست ہوئی تھی اُسکے سرکاری کاغذات سے اُسکی صداقت نہیں ہوتی ہے - روٹر کا خاص کارسپانڈنٹ مقام طہران سے خبر دیتا ہے کہ طہران و استرآباد و چکیسر کے درمیان تار لگا یا گیا ہے مقام چکیسر کے نزدیک کوئی ترکمان نہیں ہے +

**لنڈن** ۲۵ - جنوری - مشہور ہے کہ چینی فوج کی ۴۴ پلٹن مقام کلجا کی سرحد پر پہونچی ہیں اور ان پلٹنوں کے ساتھ ۲۰ انگریز ہیں +

**کابل** ۲۶ - جنوری - خبر ہے کہ علاقہ لوگر میں جو باغی جمع ہوئے ہیں اُنکی تعداد قریب ۲۰۰۰ کے ہے - بالاحصار کی فصیل بہت جلدی کے ساتھ تیار ہو رہی ہے - کل ایک کوہستانی بندوق لئے ہوئے مع گولی اور بارود کے کیمپ میں گرفتار ہوا ہے - محمد خان غزنی میں جہاں کہ باغی لوگ جمع ہیں چلا گیا ہے +

۲۷ جنوری کو ایک فوج جلال آباد سے ننگھان کیطرف روانہ ہوگی +

**کلکتہ** - ۲۷ جنوری - پروم سینزر نامی پر ساکن جزیرے نیفل جنسے اوبنیا فرانسیس اور سبیار وزیر یو وغیرہ کو قتل کیا تھا اُسکی نسبت سزائے پھانسی کا حکم ہوا ہے +

**کلکتہ** ۲۶ جنوری - کابل سے ۲۵ جنوری کو خبر آئی ہے کہ سوداگر لوگ جہانیاں سے آئے ہیں بیان کرتے ہیں کہ غلام حیدر خان مزار شریف میں ہے - علاقہ لوگر سے خبر ہے کہ بہت سے مفسد جمع ہوگئے ہیں اور ہوتے جاتے ہیں - افواہ ہے کہ محمد جان ۲۲ جنوری کو متصل غزنی کے ہزارہ لوگوں کے ہاتھ سے قتل ہوا +

**لنڈن** ۲۶ جنوری - اخبار ٹائمس میں ایک تار خبر راہ کابل شایع ہوئی ہے جسمیں افغانستان کے بندوبست کی تجویز مرقوم ہے اور وہ تجویز یہہ ہے کہ انگریزی فوج کابل سے جلال آباد میں چلی آوے اور افغان لوگ خود ہی اپنا حاکم کسیکو پسند کر کے بنا لیں - اور اُسوقت تک انگریزوں کیطرف سے کوئی ایلچی کابل میں نہ بھیجا جاوے گا - اور فوج جلال آباد و قندھار پر قبضہ جدید انتظام تک رکھے گی - اور جو کچھ خرچ سے بچت ہوگی وہ کابل کو دیجاویگی +

**قندھار** - قندھار کے تمام صوبوں میں خیر و عافیت اور امن ہے +

سرافضل فوج سی بریا کو بھاگ گئے تو کل رئیسوں نے قلعہ فوج کو لوٹ لیا اور تمام سامان جنگ لیگئے +

# لودیانہ

۲۶ جنوری کی صبح کو حضور نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر ممالک پنجاب یہاں رونق افروز ہوئے - جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ نے تمام رؤسا و درباریوں کو بذریعہ مراسلات پیشتر اطلاع کردی تھی کہ ۲۶ جنوری کی صبح صاحب محتشم الیہ یہاں تشریف فرماوینگے چنانچہ تاریخ مذکور کو علی الصباح شہزادگان و رؤسا و ممبران ڈسٹرکٹ کمیٹی و میونسپل کمیٹی ریلوے اسٹیشن پر تشریف لیگئے - ٹھیک ساڑھے سات بجے حضور نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر ریلوے اسٹیشن سے برآمد ہوئے اور جو رؤسا و شہزادگان بطور استقبال ریلوے اسٹیشن پر موجود تھے اُنہوں نے تعظیمی سلام کیا - چنانچہ صاحب ممدوح نے اُسجگہہ بعض بعض صاحبان کی مزاج پرسی فرمائی - اور پھر ایک بگھی میں جو جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے نہایت عمدہ جنگی گھوڑے و نیز زرین جھولیں پڑی ہوئی تھیں تیار کر رکھی تھی صاحب موصوف سوار ہوئے اور اپنے مقابلہ میں صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کو بٹھلایا - وہاں سے براہ راست قیصر گنج کو جسکے عمدہ دروازے بطور خیر مقدم بنائے گئے تھے تشریف لیگئے اور وہاں سے جیلخانہ تشریف لیگئے - جیلخانہ کا ملاحظہ فرماکر شن اجالہ کی سڑک سے چوڑے بازار کیطرف تشریف لیگئے - تمام بازار میں بگھی آہستہ آہستہ چلائی خاص و عام کا سلام جب ممدوح لیتے ہوئے کوتوالی کے دروازے سے گذر کر براہ راست میونسپل لائبریری کا ملاحظہ فرمایا نصف گھنٹہ تک وہاں ٹھہرے - اور پھر جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی کوٹھی میں تشریف لیگئے - ساڑھے دس بجے سوکر ریاح وہاں حاضری تناول فرمائی - اور ساڑھے بارہ بجے ایک لیوی دربار صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی کوٹھی میں ہوا - تمام درباری وہاں موجود تھے - سب سے پہلے جناب ملاذ العلماء والفضلاء سردار عطر سنگھ صاحب بہادر - سی - ایس - آئی رئیس بھدوڑ سے ملاقات ہوئی - جسمیں کچھ عرصہ تک شوقیہ باتیں ہوتی رہیں بعدہ جناب شہزادہ شاہپور صاحب و جناب شہزادہ نادر صاحب سے ملاقات ہوئی بہت عرصہ تک شوقیہ باتیں ہوئیں اور پھر ممبران میونسپل کمیٹی و ڈسٹرکٹ کمیٹی نے نذریں پیش کیں - دربار برخاست ہوا - اُسیروز ۴ بجے شام کے صاحب ممدوح الوصف جالندھر تشریف لیگئے +

---

# اشتہار

## دوائے مجرب دافع بخار

اطلاع عوام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ سنیکونیا جو بیماری بخار کے لئے نہایت مجرب اور عمدہ ہے خاص شہر لودیانہ اور بڑے بڑے قصبات ضلع لودیانہ کے ہر ایک پنساری کلاں کی دوکان پر برائے فروخت رکھا گیا ہے قیمت فی پڑی پیسہ ڈبل مقرر کی گئی ہے اور ترکیب استعمال بھی پنساریوں کے پاس چھپی ہوئی ہے جو چاہے اُن سے دریافت کرے اور دوائے مذکور خرید لے +

دستخط

جی - ای - ویکفیلڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ